نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

غلام مصطفی ظہیرامن پوری

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی، اگر کوئی آدمی کسی عورت سے کہے:

إِنْ أَنْكِحُكِ فَإِنَّكِ طَالِقٌ .

''اگر میں تجھ سے نکاح کروں، تو تجھے طلاق۔''

یا کہے:

كُلَّمَا نَكَحْتُ امْرَأَةً فَهِيَ طَالِقٌ .

''میں جب بھی کسی عورت سے نکاح کروں، تو اسے طلاق ہے۔''

یا کہے:

اگر میں فلاں کے گھر گیا یا فلاں سے بات کی، تو جس سے شادی کروں گا، اسے طلاق ہے، وہ گھر چلا گیا اور بات کر دی اور کسی عورت سے شادی کر لی، تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ یہ طلاق باطل ہے۔

احناف کے نزدیک مذکورہ تمام صورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، جبکہ ان کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں، طلاق واقع نہ ہونے پر دلائل ملاحظہ کریں:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ﴾(الأحزاب: 49)

''اہل ایمان! جب آپ مؤمن خواتین سے نکاح کریں اور پھر ان کو مباشرت سے پہلے طلاق دے دیں۔''

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قَدِ اسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، زَيْنُ الْعَابِدِينَ، وَجَمَاعَةٌ مِّنَ السَّلَفِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلٰى أَنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ إِلَّا إِذَا تَقَدَّمَهٗ نِكَاحٌ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ﴾، فَعَقَّبَ النِّكَاحَ بِالطَّلَاقِ، فَدَلَّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ وَلَا يَقَعُ قَبْلَهٗ، وَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَطَائِفَةٍ كَثِيرَةٍ مِّنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سعید بن مسیّب، حسن بصری، علی بن حسین زین العابدین رحمہم اللہ اور سلف کی ایک جماعت نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوتی، جب تک کہ نکاح نہ ہو چکا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اہل ایمان! جب آپ مومن خواتین سے نکاح کریں اور پھر ان کو مباشرت سے پہلے طلاق دے دیں۔'' اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد ذکر کیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نکاح سے پہلے طلاق درست نہیں، نہ ہی ایسی طلاق واقع ہوتی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور

سلف وخلف کی ایک بڑی جماعت کا یہی مذہب ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 194/5)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَا قَالَهَا ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَإِنْ يَكُنْ قَالَهَا، فَزَلَّةٌ مِّنْ عَالِمٍ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : إِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ﴾(الأحزاب : 49) وَلَمْ يَقُلْ : إِذَا طَلَّقْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ نَكَحْتُمُوهُنَّ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نکاح سے پہلے طلاق واقع ہونے کا فتوی نہیں دیا، بالفرض انہوں نے ایسا کہا ہے، تو یہ ایک عالم کی خطا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اہل ایمان! جب آپ مومن خواتین سے نکاح کریں اور پھر ان کو مباشرت سے پہلے طلاق دے دیں۔'' یہ نہیں کہا کہ جب تم مومن عورتوں کو طلاق دے دو، پھر نکاح کرو۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 321/7، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت نہیں، سنن سعید بن منصور (۱۰۰۳) والی روایت ابراہیم نخعی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، ابراہیم نخعی کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع بھی ثابت نہیں ہے۔

مصنف عبد الرزاق (20/6) میں ان کی متابعت شعبی رحمہ اللہ نے کی ہے، لیکن امام

شعبی کا بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

(المَراسيل لابن أبي حاتم : 60، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 169/7)

نیز اس میں امام عبدالرزاق اور سفیان ثوری کی تدلیس بھی موجود ہے۔

سنن سعید بن منصور (۱۰۰۴) والی دوسری روایت بھی سخت ''ضعیف'' ہے۔

① جویبر بن سعید بلخی سخت ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حَجَر : 987)

② ضحاک بن مزاحم کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں۔

❁ مفسر ثعلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الطَّلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ غَيْرُ وَاقِعٍ خَصَّ أَوْ عَمَّ خِلَافًا لِأَهْلِ الْكُوفَةِ .

''اس آیت کریمہ میں دلیل ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ خاص کی گئی ہو یا عام ہو، یہ بات اہل کوفہ کے خلاف ہے۔''

(الكَشف والبَيان : 485/21)

❁ مفسر ابن عادل رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ تَعْلِيقَ الطَّلَاقِ قَبْلَ النِّكَاحِ لَا يَصِحُّ .

''اس آیت میں دلیل ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق کو معلق کرنا درست نہیں۔''

(اللُّباب في علوم الكتاب : 565/15)

یہی بات حافظ بغوی (تفسیر البغوی : 361/6)، علامہ خازن (تفسیر الخازن : 267/5) وغیرہ نے کہی ہے۔

② سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس عورت پر آدمی کی ملکیت نہ ہو، اس کے بارے میں آدمی کی طلاق شمار نہیں ہوتی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 224/14، مسند الإمام أحمد : 189/2، سنن أبي داود : 2190، مشكل الآثار للطّحاوي : 660، سنن الدّارقُطني : 14/4، السّنن الكبرىٰ للبَيهقي : 318/7، وسندہٗ حسنٌ)

❁ ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا عِتْقٌ وَلَا وَفَاءُ نَذْرٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جو چیز ملکیت میں نہ ہو، اس میں طلاق، آزادی، بیع اور نذر کو پورا کرنا جائز نہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 190/2، وسندہٗ حسنٌ)

❁ یہ الفاظ بھی ہیں:

مَنْ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ، فَلَا طَلَاقَ لَهٗ .

''جو شخص ایسی عورت کو طلاق دے، جو اس کی ملک میں نہیں، اس کی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 300/4، السّنن الكبرىٰ للبَيهقي : 300/10، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (743) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (388ھ) فرماتے ہیں:

أَسْعَدُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ قَالَ بِظَاهِرِهِ وَأَجْرَاهُ عَلٰى عُمُومِهِ إِذْ لَا حُجَّةَ مَعَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ حَالٍ وَحَالٍ والْحَدِيثُ حَسَنٌ .

''اس حدیث کے زیادہ حق دار وہ ہیں، جنہوں نے اسے ظاہر اور عموم پر رکھا ہے، کیونکہ فرق کے قائلین کے پاس کوئی دلیل نہیں، جبکہ یہ حدیث حسن ہے۔''

(تُحفة الأحوذي لعبد الرحمٰن المباركفوري : 213/2)

جب عورت نکاح سے پہلے آدمی کی ملک ہی نہیں، تو طلاق کیسے؟ ایسی طلاق لغو ہو جائے گی، یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فی الفور طلاق واقع نہیں ہوتی، نکاح کے بعد ہو جاتی ہے۔ یا أَنْتِ طَالِقٌ کہنے سے نہیں ہوتی، جب تعلیق میں عموم ہو، تو نہیں ہوتی۔ اس توجیہ کی دلیل میں امام زہری رحمہ اللہ کا قول (مصنف عبد الرزاق: 11475) پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ امام عبد الرزاق کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، لہٰذا یہ توجیہ بھی ضعیف ہوئی، ان تمام صورتوں کے متعلق حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ . ''یہ تمام توجیہات باطل ہیں۔''

(المُحَلّٰى بالآثار : 205/10)

صحیح بات یہ ہے کہ تعلیق میں عموم ہو یا خصوص، دونوں حالتوں میں طلاق نہیں ہوتی۔ کیونکہ طلاق کا محل نہیں ہوتا۔ دونوں حالتوں میں عورت آدمی کی ملک نہیں ہوتی، لہٰذا ایسی طلاق ہر حال میں لغو و باطل ہوتی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور جمہور سلف صالحین یہی کہتے ہیں اور یہی حق و صواب ہے۔

③ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ .

''نکاح سے پہلے طلاق کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 3/204-205، السّنن الكبرٰی للبَيهقي : 7/317، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ النِّكَاحِ . ''طلاق ہوتی ہی نکاح کے بعد ہے۔''

(مسند الطّيالسي، ص 299، السّنن الكبرىٰ للبَيهقي : 7/318، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں، جو کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں گا، اسے طلاق:

لَيْسَ بِشَيْءٍ . ''اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة : 5/16، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ بھی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا الطَّلَاقُ بَعْدَ النِّكَاحِ .

''اس کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ طلاق تو نکاح کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة : 5/16، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ جو آدمی کہتا ہے کہ جس سے میں نکاح کروں گا، اسے طلاق ہے، اس شخص کو امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَيْفَ تُطَلِّقُ مَا لَا تَمْلِكُ، إِنَّمَا الطَّلَاقُ بَعْدَ النِّكَاحِ .

''تم اس عورت کو کیسے طلاق دو گے، جو تمہاری ملک میں ہے ہی نہیں، طلاق تو نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة : 5/20، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ النِّكَاحِ . ''طلاق تو نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة : 5/16، 170، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز امام طاوس رحمہ اللہ (مصنف ابن ابی شیبہ:5/17، وسندہ صحیح)، قاسم بن عبدالرحمٰن (مصنف ابن ابی شیبہ:5/17،)محمد بن کعب رحمہ اللہ (مصنف ابن ابی شیبہ:5/17) نافع بن جبیر رحمہ اللہ (مصنف ابن ابی شیبہ : 5/17) امام حسن بصری رحمہ اللہ (سنن سعید بن منصور : 1031، وسندہ صحیح)، منصور بن زاذان رحمہ اللہ (سنن سعید بن منصور : 1040)، عروہ بن زبیر رحمہ اللہ (سنن سعید بن منصور:1054، وسندہ صحیح)، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے۔

اس کے برعکس بعض سلف کا موقف ہے کہ نکاح سے پہلے دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، ان کا اجتہاد قرآن وحدیث اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جمہور سلف کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں۔

① احناف کی دلیل یہ ہے کہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا، جس نے کہا تھا کہ اگر وہ نکاح کرے، تو اس کی بیوی کو طلاق۔ فرمایا:

إِنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَأَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ، إِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا فَأَمَرَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ .

''ایک آدمی نے ایک عورت کے بارے میں کہا کہ اگر وہ اس سے نکاح کرے تو میری ماں کی پشت کی طرح مجھ پر حرام ہے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم

فرمایا کہ اگر وہ اس عورت سے نکاح کرے، تو ظہار کا کفارہ دینے تک اس کے قریب نہ جائے۔''

(الموطأ للإمام مالك، ص 515، ظِهار الحُرّ، كتاب الطّلاق)

سند منقطع (ضعیف) ہے۔ قاسم بن محمد رحمہ اللہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

نیز یہ بات فرمان الٰہی:

﴿اَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ......﴾ (المُجادلة : 3)

''وہ لوگ، جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔''

کے خلاف ہے۔

جب نکاح سے پہلے یہ بات کہی گئی، تو اس وقت وہ عورت بیوی نہیں تھی، لہٰذا ظہار واقع ہی نہیں ہوا کہ کفارہ واجب ہو۔

② ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا:

كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : فَهُوَ كَمَا قُلْتَ .

''ہر وہ عورت، جس سے میں شادی کروں گا، اسے تین طلاقیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تم نے کہا ہے، ویسے ہی ہو گا۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : 421/6)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① امام عبدالرزاق کی تدلیس ہے۔

② ابو محمد کو حافظ ابن حزم رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(المُحَلّٰى : 207/10)

③ یاسین بن معاذ زیات باتفاق محدثین ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

④ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ''منقطع'' ہوتی ہے۔

(تہذیب التّہذیب لابن حَجَر : 128/12)

❀ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

(المُحَلّٰی بالآثار :207/1)

❀ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ قَوْلٌ لَمْ يَصِحَّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ .

''یہ ایسا قول ہے، جو کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے۔''

(المُحَلّٰی بالآثار :207/1)

الحاصل:

نکاح سے پہلے کسی بھی صورت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❀❀❀❀❀❀❀